ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی
اخبار احمدیہ
ایڈیٹر - نعیم احمد ظفر
جلد نمبر 7 ماہ تبوک 1380 ہجری شمسی مطابق ستمبر 2001ء شمارہ نمبر 9

القرآن الحکیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ○

[illegible]

پیدا نہ ہو۔ اور یہ نہ سمجھنا۔ کہ یہ فتوحات تمہاری کسی ذاتی قابلیتوں کی بناء پر ہیں۔ بلکہ یہ سب کچھ خدا کے فضل کے ماتحت تم کو مل رہا ہے۔ اس لئے تمہیں خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کے آستانے پر ہمیشہ جھکے رہنا چاہیئے۔ تا تمہارا یہ شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو نازل کرنے کا موجب ہو۔

(تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 475)

سرزمین جرمنی پر نئی صدی کے پہلے تاریخ ساز انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد

61 ممالک سے 3 بادشاہوں اور 466 نمائندگان سمیت 50 ہزار کے قریب مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کی شرکت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے تینوں روز اپنے روح پرور خطابات سے نوازا، علمائے سلسلہ نے بھی اپنی پُرمغز تقاریر سے احباب کو مستفیض کیا

تاریخی عالمی بیعت کے ذریعہ 8 کروڑ دس لاکھ سے زائد سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں

اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء افضال و برکات لئے جماعت احمدیہ جرمنی کا 26 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 24 تا 26 اگست 2001ء کو جرمنی کے ایک وسطی شہر Mannheim کی Maimarkt میں منعقد ہوا۔ سرزمین جرمنی پر منعقد ہونے والے اس جلسہ سالانہ میں دنیا بھر سے حضرت مسیح موعودؑ کے 50 ہزار کے قریب مہمانوں نے شرکت کی جو ایک ریکارڈ ہے اور کسی بھی مغربی ملک میں اس شان کا جلسہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پہلی مثال ہے۔ الحمدللہ۔

جماعت جرمنی کے اس جلسہ سالانہ کو امسال برطانیہ میں جلسہ سالانہ منعقد نہ ہوسکنے کے باعث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کی حیثیت سے منعقد کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اس سے قبل دنیا بھر سے آنیوالے جس قدر وفود جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کرنے کے لئے اسلام آباد (سرے) میں جمع ہوا کرتے تھے، امسال جماعت جرمنی کو ان کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ الحمدللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی لندن سے یہاں تشریف لا کر اس جلسہ سالانہ کے تینوں روز احباب جماعت کو اپنے روح پرور خطابات سے نوازا [illegible]

بعد دوپہر لوائے احمدیت لہرایا اور اس کے ساتھ ہی نیشنل امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے جرمنی کا قومی پرچم لہرا کر اس تقریب کو مکمل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مئی مارکیٹ کے وسیع و عریض ہال میں تشریف لائے جہاں دنیا بھر سے تشریف لائے ہوئے ہزاروں ہزار مہمانان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جمع تھے۔ یہاں حضور اقدس نے اذان کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور نے صفات باری تعالیٰ کے مضمون کو جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ کی مالکیت سے تعلق رکھنے والی صفت کے بارہ میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نصائح فرمائیں اور خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کو جلسہ کے حوالے سے نصائح فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کے پہلے روز 5 بجے علمائے سلسلہ کی تقاریر کے لئے پہلا سیشن امیر جماعت احمدیہ نائجیریا جناب الحاجی M. M. Maishanu صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ نظم محترم فلاح الدین خان صاحب نے پیش کی۔ اس سیشن میں پہلی تقریر محترم مولانا [illegible]

کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں مشرقی یورپ بالخصوص روس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے حوالہ سے واقعات بیان فرمائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں اس خطہ میں جماعت کے روشن مستقبل

باقی صفحہ 2 پر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2001ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقدہ 24 تا 26 اگست 2001ء مئی مارکیٹ من ہائیم جرمنی کو رونق بخشنے اور شرکائے جلسہ کو اپنے روح پرور خطابات سے نوازنے کے لئے مؤرخہ 19 اگست 2001ء کی سہ پہر جرمنی میں ورود فرما ہوئے اور 12 روز تک قیام فرما رہے۔ آپ 30 اگست کو بعد دوپہر Nunspeet (Holland) کے لئے فرینکفرٹ سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کا یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پروگرام کے عین مطابق بخیر و خوبی مکمل ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امسال جماعت جرمنی کے نئے خرید کردہ مرکز "بیت السبوح" میں پہلی بار قیام فرما ہوئے۔ اس عمارت کے ایک حصہ کو خصوصی وقار عمل کے ذریعہ حضور انور کی رہائش گاہ کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور کی صاحبزادیوں [illegible]

تشریف لائے اور 10 بجے دفتری امور نبٹانے اور ملاقاتوں کا شرف بخشنے کے لئے دفتر میں تشریف لائے اور ایک بجے تک دنیا بھر کے مختلف ممالک اور جرمنی کے مختلف شہروں سے دید کے تر سے اپنے پروانوں کو شرف ملاقات بخشتے رہے۔ پھر طعام و آرام کے لئے حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور نے مسجد میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد دفتر میں تشریف لا کر 8 بجے رات تک احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور مغرب و عشاء کی نمازیں پونے نو بجے مسجد میں تشریف لا کر پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان

باقی صفحہ 4 پر

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء پر ایک طائرانہ نظر

[illegible]

صادق کے ساتھ ایک کشش نازل ہوتی ہے

[illegible]

بقیہ:- سرزمین جرمنی پر نئی صدی کے پہلے تاریخ ساز انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد

کی تصویر کشی کی۔ اس سیشن کا آخری خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھارت کا تھا۔ آپ نے "ہستی باری تعالیٰ کے دلائل" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بہت سے ایسے واقعات بیان فرمائے جو ہستی باری تعالیٰ کے منہ بولتے ثبوت ہیں۔ بڑے بڑے سکالروں اور فلاسفروں کے علاوہ دنیا بھر میں بسنے والے سادہ لوح انسانوں کے بیانات بھی پڑھ کر سنائے جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقینی علم ہوتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے اس خطاب کے ساتھ ہی پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ تاہم رات کو نو بجے حضرت امیر المومنین نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو سوا چار بجے صبح ہوا۔ ٹھیک سوا پانچ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد درس الحدیث ہوا جو محترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن نے دیا۔

دوسرے روز کے پہلے سیشن کا آغاز ٹھیک دس بجے صبح امیر جماعت [illegible] صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم [illegible] صاحب نے کی۔ نظم [illegible] نے پڑھی۔ اس سیشن کی پہلی تقریر "سیرت النبی ﷺ - ازدواجی زندگی پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوعات پر محترم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ میونخ نے کی۔ آپ نے اپنے دلنشین انداز میں نہایت ٹھوس دلائل پیش کرتے ہوئے اس موضوع کا حق ادا کیا۔ آپ کے بعد "جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری" کے موضوع پر محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی اُن عظیم الشان خدمات کی تفصیل بیان فرمائی جو خدمت قرآن کے میدان میں اپنی مثال آپ ہیں اور دنیا بھر میں کسی بھی بڑی سے بڑی تنظیم یا حکومت کو اپنے بے پناہ وسائل کے باوجود خدمت قرآن کی ایسی توفیق نہیں ملی۔

اسی سیشن میں امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب جرمن میں تھا اور اس کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔ آپ نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو ان ذمہ داریوں کی طرف بڑے مؤثر انداز میں توجہ دلائی جو دن بدن ذاتی اور جماعتی ہر دو حوالوں سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے ساتھ ہی مردانہ جلسہ گاہ میں ہونے والی کارروائی کا اختتام ہوا اور جلسہ گاہ مستورات سے کارروائی نشر ہونے لگی۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے جا چکے تھے۔ اور حضور اقدس نے تلاوت اور نظم کے بعد مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور اقدس نے اپنے اس خطاب میں مستورات کو قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔

حضور اقدس کے اس خطاب کے ساتھ ہی اس سیشن کی کارروائی [illegible]

دوسرے روز کے دوسرے سیشن کا آغاز ٹھیک 4:30 بجے [illegible]

بیعت کرنے والوں کو نصیحت

آج تم لوگوں نے توبہ کی ہے۔ اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہو گئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ اعمال نامے سب چاک کر دیں اور تم نے اب ایک نیا جنم لیا ہے۔ یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے گناہ معاف کر دیئے ہوں اور اسے تاکید ہو کہ اب کرو گے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے سخت غصہ آتا ہے۔ ایسا ہی حال خدا تعالیٰ کا ہے۔ خدا قہار ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا غضب بھڑکے گا۔ جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے۔ قرآن کو بہت پڑھو۔ نمازوں کو ادا کرو۔ عورتوں کو سمجھاؤ۔ بچوں کو نصیحت کرو۔ کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ اگر ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تم میں اور دوسرے لوگوں میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 182)

نے فرمایا کہ یہ احسان اور فضل اس قدر ہیں کہ ان کا تفصیل سے بیان کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ محض ان کے عناوین ہی بیان کئے جائیں تو بھی وقت بہت مختصر ہے۔

بہر حال حضور اقدس نے بہت سے اعداد و شمار کے ساتھ متعدد دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ جن کا دعوت الی اللہ کے ساتھ تعلق تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے واقعات دنیا بھر میں ہر جگہ جماعت کے حق میں رونما ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح اس سیشن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ نو بجے رات حضور نے جلسہ گاہ تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی حسب معمول علی الصبح نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ نماز کے بعد درس الحدیث محترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن نے دیا۔

آج کے باقاعدہ سیشن کا آغاز ساڑھے دس بجے محترم نیشنل امیر صاحب جماعت جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔ یہ سیشن معمول کے پروگراموں سے ہٹ کر تھا کیونکہ اس میں غیر از جماعت مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا اور مئی مارکیٹ کے سارے ہال میں کرسیاں بچھا کر مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان مہمانوں کی اکثریت جرمن قوم سے تعلق رکھتی تھی تاہم ترک، عرب اور افریقن قوموں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی ان میں شامل تھے۔ ان مہمانوں کو بطور خاص احباب جماعت نے اپنے اپنے طور پر مدعو کیا تھا اور انہیں ساتھ لے کر آئے تھے۔

اس تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد معروف احمدی جرمن سکالر محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب [illegible]

گرین ایریا والے حصے میں خصوصی خدمت بجالانے والے خدام جماعت کو وکالت تبشیر لندن کے زیر انتظام پانچ قطاروں میں اس طرح بٹھایا گیا تھا کہ ہر قطار کا آغاز حضور اقدس کے لئے مخصوص جگہ سے ہو رہا تھا اور پھر یہ قطاریں جلسہ گاہ میں مختلف اطراف میں پھیلتی ہوئی جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں احباب جماعت تک پہنچ گئی تھیں۔

یہ تقریب عالمی بیعت کے لئے منعقد کی جا رہی تھی۔ جس کے نتیجہ میں 8 کروڑ 10 لاکھ 6 ہزار 721 انسان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔

حضور انور نے مرکزی جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اس بیعت کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے عہد بیعت کے الفاظ دہرانے شروع کئے۔ تشہد کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ پھر الفاظ بیعت انگریزی میں دہرائے اور ہر فقرے کے بعد حضور کچھ توقف فرماتے جس کے دوران دیگر قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب اپنی اپنی زبانوں میں یہ فقرات دُہراتے تھے۔ عالمی بیعت کرنے کے فوراً بعد سب حاضرین نے حضور اقدس کے ساتھ سجدۂ شکر ادا کیا اور اس طرح سے سادہ سی مگر عظیم الشان تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ حضور انور نے اس موقع پر اذان کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور اپنی رہائش پر تشریف لے گئے۔

طعام و آرام کے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز پانچ بجے سہ پہر حضرت امیر المومنین کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کی، اس کے بعد خواجہ عبدالمنعم صاحب آف ناروے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد Mannheim کے میئر کی نمائندہ خاتون نے حاضرین سے مختصر خطاب کرتے ہوئے شہر کی انتظامیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا اور اپنے پُر خلوص جذبات پیش کئے اور ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ موصوفہ نے شہر کی انتظامیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین کو ایک یادگاری شیلڈ بھی پیش کی۔ اس کے بعد محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ نے صدر جمہوریہ جرمنی کا وہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے بطور خاص جلسہ سالانہ کے لئے بھجوایا تھا۔ اسکے بعد فلک شگاف نعروں کی گونج میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور اپنے اختتامی خطاب کا تشہد و تعوذ و سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے ساتھ آغاز فرمایا۔ حضور اقدس کا یہ خطاب دراصل گذشتہ جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ و جرمنی کے اختتامی خطابات کے سلسلہ کی ہی ایک کڑی تھا۔ جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رجسٹر روایات صحابہ کی رو سے سیرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ مضمون بیان فرما رہے ہیں۔ حضور نے اسی تسلسل میں اس خطاب میں بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی ایسی روایات پڑھ کر سنائیں جن میں حضورؑ کی سیرت کے چھوٹے چھوٹے واقعات بڑی سادگی اور سچائی کے ساتھ بیان کئے گئے تھے۔ حضور نے وضاحت فرمائی کہ ان واقعات کو بیان کرتے وقت ان کی تحریر وغیرہ میں کسی قسم کی درستی نہیں کی گئی ہے۔ تاکہ اصل بہر حال اصل ہی رہے۔

حضور اقدس کا یہ خطاب ساڑھے سات بجے شام تک جاری رہا۔ خطاب کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس سے پہلے بڑے درد دل سے پاکستان میں پابند سلاسل اسیران

باقی صفحہ 3 پر

بقیہ:- جلسہ سالانہ جرمنی پر ایک طائرانہ نظر

☆ اس جلسہ میں 5000 سے زائد افراد اجتماعی رہائش گاہوں میں ٹھہرے۔

☆ اس جلسہ میں 735 پرائیویٹ خیمہ جات نصب کئے گئے۔

☆ اس جلسہ میں 10,000 کے قریب کاریں پارک کی گئیں۔

☆ اس جلسہ میں 350 کے قریب خدام نے روزانہ جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں 11 دن تک مسلسل وقار عمل کیا۔

☆ اس جلسہ میں 150 کے قریب خدام نے روزانہ جلسہ کے [illegible] کے سلسلہ میں پانچ دن تک مسلسل وقار عمل کیا۔

☆ اس جلسہ میں قیام و طعام کے لئے چھوٹے بڑے 95 ٹینٹ وقار عمل کے ذریعہ خود نصب کئے گئے۔

☆ اس جلسہ میں پہلی مرتبہ سٹیج کے پیچھے روایتی بینر کی جگہ 11x7m کی ایک سکرین نصب کی گئی۔ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ [illegible]

☆ اس جلسہ کے موقع پر عالمی بیعت میں دنیا بھر سے آٹھ کروڑ [illegible]

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے تاثرات

جرمنی کے تاریخ ساز انٹرنیشنل جلسہ سالانہ 2001ء کے موقع پر تشریف لانے والے تمام مہمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زندہ نشان تھے۔ اسی لئے ہر مہمان کے چہرہ پر ایک خاص چمک تھی، ایک نور تھا اور ہر مہمان اس تاریخی جلسہ میں شرکت کو سعادت سمجھتے ہوئے ایک خاص خوشی و مسرت محسوس کر رہا تھا۔ زبانیں ذکر الٰہی سے تر تھیں اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے گیت گا رہے تھے۔ خوشی و مسرت، حمد باری تعالیٰ اور ذکر الٰہی کے اس ماحول میں اخبار احمدیہ جرمنی کے نمائندہ خصوصی نے کچھ دلوں کو ٹٹولنے اور ان کی مخفی مگر چھلکتی ہوئی مقدس کیفیات کو صفحہ قرطاس پر لانے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں جن چند بزرگان سے گفتگو ہوئی انکے تاثرات ہدیہ قارئین ہیں۔

☆ مغربی بنگال (بھارت) کے صوبائی امیر جناب ماسٹر مشرق علی صاحب نے بیان کیا کہ

جب میں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ میں حضور انور کی آواز میں جرمنی میں انٹرنیشنل جلسہ میں شمولیت کی تلقین سنی تو میں نے اپنی فیملی سمیت اس جلسہ میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

دراصل اس جلسہ کا انعقاد انٹرنیشنل سطح پر ہونا خدا تعالیٰ کے خاص فضل کی نشانی ہے اور قبولیت دعا کا نشان ہے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ 2001ء کا جلسہ جرمنی وسیع پیمانے پر منعقد کرے اور حاضری کا 50 ہزار ہونا بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔

جرمنی جماعت نے مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے ہم مہمانوں کی بہت احسن رنگ میں خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے۔

دراصل یہ جلسہ سالانہ اور آپ کا یہ سنٹر خریدنا (بیت السبوح) خدا کا خاص فضل ہے اور یہ جرمنی میں انقلاب کا پیش خیمہ ہے آپ لوگ اس کی تیاری کر لیں۔

ہائیڈل برگ میں سیر کے دوران مجھے ایک ترک نژاد شخص ملا چند منٹ کی تبلیغ سے وہ احمدیت کا قائل ہو گیا تو یہ خدا کے فضل ہیں جو آسمان سے آپ پر نازل ہو رہے ہیں۔

☆ مکرم و محترم خواجہ مظفر احمد صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت قازقستان نے ہمارے نمائندہ کو بتایا۔

قازقستان سے کل 14 افراد کا وفد اس جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا ہے۔ جس میں سے 10 افراد کا تعلق خاص قازقستان سے ہے۔ ان میں سے 5 افراد غیر از جماعت تھے مگر تین افراد نے عالمی بیعت کے موقع پر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ بیعت کرنے والی ایک خاتون کے بارے میں بتایا کہ بیعت سے پہلے اُن کی طبیعت خراب تھی سخت سر درد تھا اور وہ آرام کرنا چاہتی تھیں مگر خاکسار نے انہیں مشورہ دیا کہ بیعت میں شمولیت کر لیں۔ انہوں نے پہلے تو آرام کو ترجیح دی مگر بیعت سے چند لمحے پہلے یہ سوچ کر کہ اگر یہ خدا کی قائم کی ہوئی جماعت ہے تو مجھے آرام آ جائے، بیعت میں شامل ہو گئیں۔ بیعت کے فوراً بعد وہ کہتی ہیں کہ جب میرا دھیان اپنی طبیعت کی طرف گیا تو میں حیران رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فوری شفا عطا کر دی۔ اب وہ سب خواتین کو یہ معجزہ خوشی سے جذباتی ہو کر سناتی ہیں۔ وفد کے ارکان اس بات سے نہایت خوش تھے کہ یورپ میں اتنا بڑا اسلامی اجتماع ہو رہا ہے اور پھر اتنا منظم کہ 50 ہزار کے مجمع کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی پولیس نہیں۔ کچھ افراد نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اتنا تسکین بخش دینی پروگرام کم از کم 6 دن تک رہنا چاہئے۔ ترجمے کے انتظام سے بھی وفد بہت خوش تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات بھی وفد کے لئے بہت روح پرور تھی اور اُن کے جذبات کی عکاسی کرنا مشکل ہے۔

☆ ڈاکٹر نظام الدین بدھن، آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ میں متعین ہمارے معروف ماریشن احمدی سرجن ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب سے جب ہمارے نمائندہ نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں انکے تاثرات دریافت کئے تو وہ بے ساختہ اور بے اختیار ہو کر کہنے لگے کہ روحانیت سے بھرے ہوئے تین دن تھے۔ ان تینوں دنوں میں انہوں نے بہت کچھ جذب کیا اور اس جلسہ کے نظاروں، کیفیات اور واقعات سے وہ ایک نیا جذبہ اور ولولہ لے کر جا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے اس جلسہ میں شامل ہونا ان کے لئے بہت بابرکت اور باثمر تھا۔ آپ نے جرمنی ایسے ملک میں اس قدر مہمانوں کے لئے معمولی سے بجٹ کے ساتھ انتظامات پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے منتظمین کی کوششوں اور خدمات کو بے حد سراہا۔

☆ محترم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ برائے سری لنکا سے چلتے چلتے ہمارے نمائندہ نے جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے بارہ میں ان کے تاثرات پوچھے تو وہ ایک دم کہنے لگے 50 ہزار مہمانوں کو جماعت جرمنی نے سنبھال لیا ہے۔ یہ اتنی بڑی بات ہے جو اپنی ذات میں ایک بہت بڑی عظیم کامیابی ہے۔ آپ نے بتایا کہ وہ اجتماعی رہائش گاہ میں ہی دورانِ جلسہ مقیم رہے۔ اس لئے انہیں انتظامات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے کہا کہ انتظامات میں رہ جانے والی تھوڑی بہت کمی سے قطع نظر "من حیث الجملہ" انتظامات بہت عمدہ تھے۔ سبھی کارکنان نے بہت جانفشانی، ہمت اور خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

☆ کبابیر کے وفد کے ایک ممبر نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا کہ

ہم کئی مرتبہ لندن کے جلسہ سالانہ اور جرمنی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اس مرتبہ جرمنی کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ پر ہمارا استقبال ایئرپورٹ پر بہت والہانہ انداز میں ہوا۔ ایئرپورٹ پر استقبالیہ کاؤنٹر خاص طور پر خوشی کا باعث تھا۔ سارا وفد خوشی اور روحانی جذبات سے مخمور تھا۔ کسی بھی جلسہ سالانہ پر خدام احمدیت بہت مہمان نوازی کرتے ہیں لیکن اس مرتبہ خدام کے چہروں پر خاص بشاشت دیکھی اور وہ ہمہ وقت خدمت کیلئے موجود رہے۔ اگرچہ ہماری رہائش کا انتظام جلسہ گاہ سے دور تھا لیکن ہمیں بروقت لے جانے کا باقاعدہ انتظام تھا۔ ہمیں خاص طور پر مختلف اقوام (ملٹی نیشنل) کے لئے جلسہ کے انتظام بہت پسند آئے اور اب سارا وفد اور جو نہیں آسکے وہ اس جلسہ کی روداد سن کر اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ اب ہر سال جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا کریں گے۔

اے میرے سانسوں میں بسنے والو!

دیارِ مغرب سے جانے والو! دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریبُ الوطن مُسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
ہمارے شام و سحر کا کیا حال پُوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیب اِن کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صُبح و شام کہنا
تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر کی مَے سے ہی میرا بھرتا ہے جام کہنا
الگ نہیں کوئی ذات میری، تمہی تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی مُعَنون ہے زیست کا اِنصرام کہنا
اے میرے سانسوں میں بسنے والو! بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلّق رہے گا قائم مُدام کہنا
تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے، مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے دَرد و اَلَم سے تر ہیں مرے سجود و قیام کہنا
تمہیں مِٹانے کا زُعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا
خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِنگیں کرو ہر مُقام۔ کہنا
بِساطِ دنیا اُلٹ رہی ہے، حَسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے اُبھر رہے ہیں، بدل رہا ہے نظام۔ کہنا
کلیدِ فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بڑھے چلو شاہراہِ دِین متیں پہ دَرّانا، سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم، گام گام کہنا

(کلامِ طاہر)

بقیہ:- روداد جلسہ سالانہ، صفحہ 2 سے آگے

راہ مولیٰ کے لئے دعا کی یاد دہانی کرائی اور فرمایا کہ آج جس قدر انعامات اور اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات ہم پر نازل ہو رہے ہیں، وہ سب انہی کی قربانیوں کے ثمرات ہیں، اس لئے انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اختتامی دعا کے بعد حضور اقدس جلسہ گاہ مستورات میں تھوڑی دیر کے لئے تشریف لے گئے اور خواتین کو بھی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کی گئی، جسے ان تمام احباب جماعت نے بھی اپنے اپنے گھروں میں دیکھا اور سنا جو باوجود خواہش کے اس جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچ نہ پائے تھے۔ MTA کی نشریات کے لئے جرمنی کی ٹیم نے نہایت ذمہ داری کے ساتھ فرائض سر انجام دیئے، تاہم جلسہ کی مرکزی اہمیت کے پیش نظر MTA کی ٹیم نے بھی محترم نصیر شاہ صاحب کی قیادت میں لندن سے آکر انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کی نگرانی افسر جلسہ محترم مبشر احمد طاہر صاحب نے کی، جملہ پروگراموں کی تیاری کی ذمہ داری افسر جلسہ گاہ محترم حیدر علی ظفر صاحب پر تھی جبکہ جلسہ کے ایک بہت بڑے انتظام یعنی لنگر خانہ کو افسر لنگر محترم عظیم خان صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ احسن رنگ میں نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چلایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنان کو بہترین جزاء سے نوازے، جنہوں نے کسی نہ کسی شعبہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء

مکرمہ اختر النساء بیگم صاحبہ وصیت نمبر 15462 اگر خود پڑھیں یا ان کے جاننے والے یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم شعبہ وصایا جرمنی سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ۔ (سیکرٹری وصایا)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم اگست 2001ء کو میری بیٹی عزیزہ قرۃ العین اور عزیزم فیاض احمد کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبا احمد رکھا ہے۔ نومولود بشارت احمد آف نواب شاہ سندھ کی پوتی ہے۔ قارئین سے نومولودہ کی صحت درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ (حیدر علی ظفر، مشنری انچارج جرمنی)

Vol.7 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 9
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Germany, Tel. 069-50688652, Fax 069-50688655

پیغامات برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے بابرکت موقع پر جن شخصیات کی طرف سے خیر سگالی کے پیغامات موصول ہوئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی اور تعارف درج ذیل ہیں:۔

☆ صدر مملکت وفاقی جمہوریہ جرمنی، عزت مآب یوہانس راؤ
☆ وزیر اعظم یونائیٹڈ ریپبلک تنزانیہ عزت مآب فریڈریک ٹی سمایا
☆ وزیر اعظم گیانا عزت مآب سموئیل اے ہنڈز
☆ صدر مرکزی پارلیمنٹ وفاقی جمہوریہ جرمنی عزت مآب ولف گانگ تھیئرسے
☆ لارڈ میئر Aachen، ڈاکٹر یورگن لنڈن

مندرجہ ذیل شخصیات نے خیر سگالی کے خطوط موصول بھجوائے:

☆ مرکزی وزیر خارجہ وفاقی جمہوریہ جرمنی
☆ مرکزی وزیر داخلہ وفاقی جمہوریہ جرمنی
☆ مرکزی پارلیمنٹ وفاقی جمہوریہ جرمنی میں حکومتی پارٹی SPD کے لیڈر
☆ صوبائی وزیر داخلہ ہمبرگ، سینیٹر Scholz
☆ صوبائی وزیر داخلہ رائن لینڈ فالز، سُوبر
☆ صوبائی وزیر داخلہ نیڈرزاخسن ہائن برانٹنگ

بقیہ:۔ دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مصروفیات کا سلسلہ جرمنی میں قیام کے دوران جلسہ سالانہ کے ایام کے سوا اسی طرح جاری رہا۔

جلسہ گاہ فرینکفرٹ سے 90 کلومیٹر دور Mannheim کی مئی مارکیٹ میں تھا۔ اس لئے حضور انور مؤرخہ 24 اگست کو دن کے گیارہ بجے مع ارکان قافلہ مئی مارکیٹ تشریف لے گئے اور 27 اگست تک وہیں قیام فرما رہے۔ اس دوران بھی حضور اقدس نے بے شمار افراد جماعت، نمائندگان کرام اور بعض دیگر اہم شخصیات کو شرف ملاقات بخشا، تینوں روز خطابات کے علاوہ باقاعدگی سے جلسہ گاہ تشریف لا کر تمام نمازوں کی امامت فرمائی۔ ایک مجلس سوال و جواب میں رونق افروز ہو کر مہمانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے اور جلسہ کے اختتام کے بعد مزید ایک روز یہاں قیام فرما کر دوپہر کا کھانا بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کے درمیان رونق افروز ہو کر تناول فرمایا اور شام کا کھانا ازراہ شفقت کارکنان جلسہ کے ساتھ تناول فرما کر جملہ کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کھانے کے فوراً بعد نماز مغرب وعشاء پڑھا کر حضور اقدس مع افراد قافلہ فرینکفرٹ واپس تشریف لے آئے۔

بیت السبوح میں جمعرات 30 اگست کی دوپہر تک حضور اقدس کی مصروفیات کا عالم حسب سابق رہا۔ دفتری امور نبٹانے کے ساتھ ساتھ ملاقاتیں بھی فرماتے رہے۔ آخری روز حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں ڈیڑھ بجے بعد دوپہر پڑھائیں اور پھر کھانا تناول فرمانے کے فوراً بعد 2 بج کر 20 منٹ پر اپنی گاڑی کے ذریعہ مع جملہ ارکان قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو کامل صحت وعافیت سے رکھے، حضور کی عمر میں، صلاحیتوں اور استعدادوں میں بے پناہ برکت بخشے اور حضور اسی طرح اپنی محبتیں اور شفقتیں نوع انسانی کے لئے ہر طرف بکھیرتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت عزت مآب یوہانس راؤ نے بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر خیر سگالی کا ایک پیغام بھجوایا۔ آپ نے نیشنل امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو ایک خط ارسال کیا جس میں آپ نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

محترم واگس ہاؤزر صاحب

آپ کے خط مؤرخہ 17 جولائی کا بہت شکریہ۔ آپ کی طرف سے من ہائیم میں اس ماہ کے آخر پر منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ کی دعوت پر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شامل ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ جرمنی میں بسنے والی مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں محبت اور امن سے رہیں۔ ہر شخص جو کہ اس سمت میں کوشاں ہے اس کا ہمارے ملک میں امن قائم رکھنے میں ایک بڑا حصہ ہے۔ ایسے تمام شرکاء کو میری نیک خواہشات اور سلام عرض کر دیں۔

آپ کا مخلص، یوہانس راؤ

مرکزی سطح پر جرمنی میں پہلی حافظ کلاس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت جرمنی کو حافظ کلاس منعقد کرنے کا موقع ملا جو کہ تین ہفتوں کے لئے تھی۔ کلاس کا افتتاح مکرم ومحترم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے فرمایا۔ حافظ کلاس میں شمولیت کے لئے جرمنی بھر کے ریجنوں سے 38 طلباء انٹرویو کے لئے تشریف لائے تھے جن میں سے 18 طلباء کو منتخب کیا گیا۔ طلباء کی رہائش کا مکمل انتظام مرکز میں کیا گیا تھا جہاں طلباء تین ہفتے رہائش پذیر رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظام بڑا اعلیٰ تھا۔

مکرم مبارک تنویر صاحب مربی سلسلہ باقاعدہ کلاس کی تدریس اور دیگر انتظامات کا جائزہ لینے آتے رہے۔ حافظ کلاس کے شروع میں طلباء کو ڈیڑھ پارہ حفظ کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ طلباء نے ایک پارہ سے زائد حفظ کیا اور باقی طلباء نے بالترتیب ثلث، آدھ پارہ اور ربع تک یاد کیا۔ الحمد للہ۔

کلاس میں چار حفاظ نے بڑی محنت اور خلوص سے طلباء کو پڑھایا جن میں مکرم حافظ مبارک احمد صاحب، مکرم حافظ عمیر سعید صاحب، مکرم حافظ مبارک احمد ناصر صاحب اور مکرم حافظ عبدالحمید صاحب شامل ہیں۔ حافظ کلاس کو آئندہ جاری رکھنے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب ہفتہ میں ایک دن چند گھنٹے ناصر باغ گروس گیراؤ میں رہیں جن سے طلباء استفادہ کریں اس کے علاوہ تین حفاظ کرام کے فون نمبر طلباء کو دے دیئے گئے ہیں جن سے مسلسل رابطہ رکھا جا سکتا ہے اور حفظ قرآن کے سلسلہ میں سبق لیا اور سنایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں والدین اور بچوں سے بھرپور تعاون کی اپیل اور اُمید کی جاتی ہے۔

حافظ کلاس کی اختتامی تقریب مؤرخہ 28 جولائی دوپہر ایک بجے عمل میں آئی۔ اجلاس کی صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج نے فرمائی۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کلاس کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ امام صاحب نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے اختتامی دعا کروائی۔

(رپورٹ مرتبہ:۔ حافظ مبارک احمد)

تقدیر الٰہی

مسئلہ قضاء وقدر کی اہمیت

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (قسط2)

مسئلہ تقدیر ایمانیات میں داخل ہے

ممکن ہے بعض لوگوں کے دل میں خیال ہو اور ہو سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس طرح بعض اور باتوں کو ضروری دیکھ کر محض زور دینے کے لئے ایمان میں شامل کیا ہے اسی طرح قدر کا مسئلہ ہو۔ مثلاً آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی غیر قوم کی طرف سے اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے مثلاً سیّد نہیں ہے اور اپنے آپ کو سیّد کہتا ہے۔ مومن نہیں ہے یا آپؐ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا کفر ہے۔ اسی طرح اور کئی باتوں کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ جو ایسا نہیں کرتا یا ایسا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہے مثلاً جس طرح آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ جو پٹھان ہے اور اپنے آپ کو سیّد کہتا ہے یا مغل ہے اور سیّد بنتا ہے یا کسی بڑے آدمی کی نسل نہیں ہے مگر اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے وہ مومن نہیں ہے۔ اسی طرح مسئلہ قضاء وقدر کے متعلق فرما دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ضرور مان لیا جائے۔ پس اس کو نہ ماننا گناہ ہے اور بڑا گناہ ہے۔ مگر ایمان اور اسلام سے خارج کر دینے والا نہیں ہے۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ جتنے ایمانی مسئلے ہیں اور جن پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا قرآن کریم میں موجود ہیں اور ان کا انحصار حدیثوں پر نہیں ہے کیونکہ حدیثوں کا علم ظنّی ہے یقینی نہیں ہے۔

پس اس بات کو معلوم کرنے کے لئے کونسا مسئلہ حقیقتاً ایمانیات میں شامل ہے ہمیں قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ جس مسئلہ کے متعلق قرآن کریم میں معلوم ہو جائے کہ اس کا نہ ماننا کفر ہے وہ ایمانیات میں شامل ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم کی شہادت نہ ملے اس کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ صرف تاکید اور زور دینے کے لئے ہیں۔ اب اسی قاعدہ کے ماتحت جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں کہ اس میں ایمان بالقدر کے متعلق کیا بیان ہوا ہے تو گو ہمیں ایمان بالقدر کے الفاظ تو اس میں نظر نہیں آتے۔ مگر یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے پہلا حکم بتایا گیا ہے اور مسئلہ قدر خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا ایک حصہ ہے۔

قدر کیا ہے؟

قدر خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا نام ہے۔ مثلاً جو شخص یہ مانتا ہے کہ خدا ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ماننا ضروری کہ خدا کچھ کرتا بھی ہے نہ کہ ایک بے حس وحرکت ہستی ہے۔ تو جو صفات خدا تعالیٰ میں مانی جاتی ہیں انہی کے ماننے کا نام قدر کا ماننا ہے۔ اس لئے ایمان باللہ میں ہی قدر پر ایمان لانا بھی آ گیا۔

پس رسول کریم ﷺ کا ایمان بالقدر پر زور دینا کبیرہ گناہوں پر زور دینے کے مشابہ نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ حقیقی طور پر بھی ہے۔

خدا تعالیٰ کے ماننے کے لئے تقدیر کا ماننا ضروری ہے

قرآن کریم میں گو اس مسئلہ کو علیحدہ علیحدہ طور پر نہیں بیان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ پر ہی ایمان لانے میں اس کو شامل کیا گیا ہے۔ مگر رسول کریم ﷺ نے اس کو علیحدہ کر کے بیان کر دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اسی وقت حقیقی طور پر مانا جاتا ہے جبکہ اس کی صفات کو بھی مانا جائے۔ ورنہ یوں خدا کا مان لینا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ یوں تو بہت سے دہریے بھی مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ ہم خدا کو نہیں مانتے۔ ہم خدا کو مانتے ہیں ہاں یہ نہیں مانتے کہ وہ فرشتے نازل کرتا ہے، نبی بھیجتا ہے، اس کی طرف سے پیغام آتے اور کتابیں دی جاتی ہیں۔ لیکن ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کائنات کو چلانے والی ایک بڑی طاقت ہے جسے ہم قوت محرکہ کہتے ہیں۔

تو دہریے بھی بظاہر خدا کے ماننے کا انکار نہیں کرتے۔ مگر وہ کیسا خدا مانتے ہیں؟ ایسا کہ جس سے ان کو کوئی کام نہ پڑے۔ اُن کا خدا کو ماننا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نے کسی کو کہا تھا۔ جو ہمارا مال سو تمہارا مال اور اس کا یہ قطعاً خیال نہ تھا کہ میرا مال اپنے لئے بھی لے۔

اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں ایک ہستی ہے ایک طاقت ہے ایک روح ہے مگر ایسا خدا جو ہمیں حکم دے کہ اس طرح کرو اور اس طرح نہ کرو۔ اس کے ہم قائل نہیں ہیں۔ اس قسم کے دہریوں کے عقیدے موجود ہیں۔ اگر اسی طرح کا خدا کے متعلق بھی اس کا ایمان ہو تو دہریوں کا بھی ہوتا ہے اور یہ کافی نہیں ہوتا۔ پس خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک ذات ہے بلکہ یہ بھی ہیں کہ اس کی صفات کو بھی مانا جائے۔ پھر یہی نہیں کہ خدا کی صفات مان لے بلکہ یہ بھی ہے کہ ان کا ظہور مانے اور یہ قدر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ

☆ اوّل ذات اللہ پر ایمان لائے۔
☆ دوسرے صفات اللہ پر ایمان لائے۔
☆ تیسرے صفات کے ظہور پر ایمان لائے۔

اس تیسری شق کا رسول کریم ﷺ نے قدر نام رکھ کر علیحدہ بیان کر دیا ہے اور بتا دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی جن صفات کے ظہور کا تعلق بندوں سے ہے اس کا نام قدر ہے۔

باقی آئندہ انشاء اللہ